السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اور مقتیان شرع متین درباب سود کی کہ زمانتا اکثر اہل اسلام بدلیل اس کے کہ یہ ملک دارالحرب ہے۔ اوردارالحرب میں سود لینا درست ہے۔ آپس میں ہندوؤں اور مسلمانوں سے سود لیتے ہیں اور دیتے ہیں۔ آیا اس حیلہ سے سود لینا مسلمانوں کو اس ملک میں درست ہے یا نہیں؟ بینوا توجروا۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

درصورت مرقومہ جاننا چاہیئے۔ کہ سود کا لینا دینا خواہ دارالاسلام میں ہو خواہ دارالحرب میں حرام ہے۔ اور ممنوع ہے۔ نزدیک امام مالک رحمة اللہ علیہ اور امام شافعی رحمة اللہ علیہ اور امام احمد رحمة اللہ علیہ اور امام ابو یوسف رحمة اللہ علیہ اور جمہور علماء رحمہ اللہ کے کیونکہ قرآن وحدیث اور اجماع صحابہ رضوان اللہ عنہم اجمعین سے حرمت ربوا کی ثابت ہے۔ قطعاً مگر ابو حنیفہ رحمة اللہ علیہ امام محمد رحمة اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ کہ دارالحرب میں کافر حربی سے سود لینا درست ہے، جیسا کہ ہدایہ وغیرہ سے معلوم ہوتا ہے۔ ولیکن ملک ہندوستان رنگون سے لے کر پشاور تک ہر گز دارالحرب نہیں۔ مطابق مذہب امام صاحب کے اس لئے کہ موافق تحقیق اور تنقیع علماء متاخرین حنفیہ کے دارالحرب کی تعریف نزدیک امام صاحب رحمة اللہ علیہ کے یہ ہے۔ کہ جب کہ کل شائر اسلام کے موقوف ہو جاویں تو اس صورت میں دار اسلام دارالحرب ہو جاتا ہے۔ اور جب تک ایک سبب بھی شعائر اسلام کا موجود ہوگا تو دارالحرب متحقق نہ ہوگا۔ جیسا کہ فصول عمادی وطحاوی وغیرہ میں مذکور ہے۔ اور جب کہ ہندوستان دارلحرب نہ ٹھرا۔ تو نزدیک امام صاحب رحمة اللہ علیہ کے بھی حرام و ممنوع ہوگا۔

ولہ ان ہذا البلدة صارت دار الاسلام باجراء احکام الاسلام فیہا فما بقی شئ من احکام دار السلام فیہا یبقی دار الاسلام علی ما عرف ان الحکم اذا ثبت بعلتہ فما بقی شی من العملة یبقی الحکم بقائہ ہذا ذکر شیخ الاسلام ابو بکر فی شرح سیر الاصل وزکر فی موضع اخر منہا ان دالر السلام لا تصیر دار الحرب اذا بقی شئ من احکام الاسلام وان ال غلبتہ وزکر صدر لاسلام اب الیسر فی سیر الاصل ایضا ان دار السلام لا تصیر دار الحرب مالم یبطل جمیع ما بہ صارت دار السلام کزا ذکرہ فی باب احکام المرتدین وزکر شیخ الاسلام الاسبیجانی فی بسوطہ ان دار السلام محکومة یکونہا دار السلام فیبقی ہذا الحکم ببقاء حکم واحد فیہا ولا تصیر دار الحرب الا بعد زوال القرائن کلہا ودار لحرب تصیر دار لاسلام بزوال بعض القرائن وہوان یجری فیہا احکام السلام وزکر الامشی فی واقعاتہ ہکذا اوزکر السید الامام ناصر الدین فی المنشور ان دار لاسلام باجراء احکام السلام فما بقی علقہ من علائق السلام برجح جانب الاسلام کذا فی الفصول المعادیة وہکذا فی الطحاوي ولد والمختار وغیرہما من کتب الفقہ

قال مولانا عبد العزیز دہلوي بعد نقل ہذہ الروایات المذکورة فی جواب السائل المستفتی فعلم من ہذہ لروایات الفقہیة ان ہذا البلاد لا تصیر دار لاحرب علی مذہب الامام اعظم ابی حنیفة بل تکون دار لسلام کما کان ولا یجوز المسلم اخذ الربو امن نصرانی وغیرہ لان حرمتہ قطعیة ثابتة بالایة بقولہ تعالیٰ احل اللہ البیع وحرم الربوا وبقولہ علیہ الصلاة وسلام لعن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکلہ الربوا وموکلہ کما ہو مذکور فی کتب الاحادیث عن لصحاح السنة وعلی مذہب صاحبیہ تصیر دار لحراب اذا اجرو فیہا احکامہم ففی اخذ الربوا من الحربی اختلاف فعندہ الامام شافعی ومالک واحمد وابی یوسف لا یجوز فی دار الحرب ایضا وعند الامام الاعظم ابی حنیفہ رحمة اللہ علیہ ومحمد یجوز فی دار لحرب کما قال فی الہدایہ ولا ربوا بین المسلم ولحربی فی دار الحرب خلافا لابی یوسف والشافعی انتہیم ما نقل مولانا مرحوم مختصرا

اور مولانا محمد اسحاق صاحب مرحوم و مغفور نے بھی ہیچ جواب مسفتی کے ارشاد فرمایا کہ سود لینا دارلحرب میں حربی سے بھی درست نہیں۔ چنانچہ عبارت فتوے جناب مولانا مبرور کی بعینہ نقل کی جاتی ہے۔ 'درحلت وحرمت مبلغ سود دارلاحرب از حربیاں کلامی است وآں این است کہ حرمت ربوا بنص قطعی ثابت است کما قال اللہ تعالیٰ۔ وَأَحَلَّ اللَّهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبَا ۔ وحلت ربوا از کافر حربی وردارالحرب ظنی است پس کردن بر دلیل اقوی اوکد است خصوصاً وقتیکہ ورد الحرب بودن ایں دیار علماء اختلاف باشد اجتناب وررگرلتن سود از حربی اوکد الرم خواہد بود و نیز قاعدہ فقہ است اذا اجتماع الحلال والحرام غلب الحرام وایں وقت کہ باشد کہ دو ہر دلیل دریک مرتبہ باشدہ چوں یک دلیل کمتر باشد از دلیل دیگر پس عمل بر اقوی موکتر مشود بنا بریں ہم ربوا از حربی نباید گرفت وآ ئندہ از معاملہ سود گرفتن از حربی چہ جائے۔ مسلم اجتناب باید نمود تمام شد عبارت فتویٰ جناب مولانا مرحوم واجب ہے۔

مسلمان دیندار سعادت شعار پر کہ کہنے سے کسی نیم ملاں کے سود کے لینے دینے سے اگرچہ دارالحرب میں ہو۔ پرہیز واجتناب ضرور کریں۔ اور مضامین ان آیتوں سے خوف وخطر میں رہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ سودخواروں کے حق میں فرماتا ہے۔

لَايَقُومُونَ إِلَّاكَمَا يَقُومُ الَّذِي يَتَخَبَّطُهُ الشَّيْطَانُ مِنَ الْمَسِّ ۔ يَمْحَقُ اللَّهُ الرِّبَا ۔ فَأْذَنُوا بِحَرْبٍ مِّنَ اللَّهِ وَرَسُولِ ۔ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَذَرُوا مَا بَقِيَ مِنَ الرِّبَا إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ ۔ وَمَنْ عَادَ فَأُولَٰئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ هُمْ فِيهَا خَالِدُو وما علینا الا البلاغ۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ ثنائیہ امرتسری

جلد2ص362

محدث فتویٰ